91370 ـ آنكھ يا كندھے كى شكل، يا آية الكرسى كنندہ سونا پہننے كا حكم

سوال

بہت سے لوگ سونے كا ٹكڑا ايك دوسرے كو بطور ہديہ ديتے ہيں، اس پر آية الكرسى، يا لفظ جلالہ (اللہ)، يا پھر اللہ جل جلالہ كے الفاظ كنندہ ہوتے ہيں، اور ايك اور قسم بھى ہے جو كندھے يا آنكھ يا دل كى شكل ميں ہوتا ہے، يا پھر زرد موتى كى شكل ميں.
سوال يہ ہے كہ: ان ميں سے حرام كونسا ہے، اور كيوں حرام ہے ، اور اگر اس طرح كا سونا كسى مسلمان كو ہديہ ملے تو اسے كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

پہنے جانے والے سونے پر آية الكرسى يا لفظ جلالہ لكھنا مشروع نہيں، كيونكہ ايسا كرنے ميں اس كى توہين ہے، اور ايسا كرنے ميں يہود و نصارى كى مشابہت بھى ہو سكتى ہے، كيونكہ وہ صليب كو لٹكا كر اس كى تعظيم كرتے ہيں.

ليكن انگوٹھى ميں نام لكھنے كى رخصت آئى ہے، چاہے نام لفظ جلالہ پر مشتمل ہو، مثلا عبد اللہ، اور عبد الرحمن، اور اسى طرح انگوٹھى پر كوئى جملہ مفيدہ لكھنے ميں بھى كوئى حرج نہيں، چاہے اس ميں اللہ كے نام ميں سے كوئى نام بھى آتا ہو مثلا: الحمد للہ، اور توكلت على اللہ ..... اس كے متعلق صحابہ كرام سے بہت كچھ وارد ہے، اس كى تفصيل اور كچھ مثاليں سوال نمبر (68805) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے، آپ ا سكا مطالعہ كر ليں.

اور مستقل فتوى كميٹى سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

ہمارے پاس دل كى اشكال ہيں جن پر لفظ جلالہ كنندہ ہے، جسے عرب اور غير عرب ہر جنس كے لوگ ليتے ہيں، اور ہم عرب كو يہ بات كہہ ديتے ہيں كہ اسے بيت الخلاء ميں لے جانا حرام ہے، آپ برائے مہربانى اس كى فروخت كے متعلق معلومات فراہم كريں.

كميٹى كے علماء كا جواب تھا:

" جس زيور پر لفظ جلالہ كنندہ ہو اس كى فروخت جائز نہيں، ليكن اگر لفظ جلالہ اس سے مٹا ديا جائے تو پھر جائز

ہے، پہلے بھی کمیٹی کو اس طرح کا سوال ہو چکا ہے، جس کا جواب فتوی نمبر (2077) میں دیا گیا ہے سوال درج ذیل ہے :

ہم جناب والا کو اپنی اس درخواست کے ساتھ سونے کا زیور بھی بھیج رہے ہیں جس پر لفظ جلالہ (اللہ) لکھا ہوا ہے، اور یہ زیور ہم مسلمانوں کی عورتیں بطور زیور زینت کے لیے استعمال کرتی ہیں، کچھ ایام قبل امر بالمعروف والنھی عن المنکر کمیٹی کے بھائیوں نے ہمیں بتایا کہ یہ زیور استعمال کرنا حرام ہے، کیونکہ اس پر لفظ جلالہ لکھا ہوا ہے.

ہم آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ یہ زیور مسلمان عورتوں کے علاوہ کوئی اور استعمال نہیں کرتا، اور وہ بھی زینت کے لیے استعمال کرتی ہیں، برخلاف یہودی اور عیسائی عورتوں کے، عیسای عورتیں صلیب کنندہ زیور پہنتی ہیں، یا پھر بت والا زیور، اور یہودی عورتیں ڈیوڈ سٹار والا زیور پہنتی ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ اس موضوع کے متعلق اپنی رائے بیان کریں.

کمیٹی نے درج ذیل جواب دیا:

" یہ دیکھتے ہوئے کہ اس زیور پر لفظ جلالہ کنندہ ہے، اور مسلمان عورتیں اسے سینوں پر اس طرح لٹکاتی ہیں جس طرح عیسائی صلیب والا اور یہودی عورتیں ڈیوڈ سٹار والا زیور لٹکاتی ہیں.

اور یہ دیکھتے ہوئے کہ جس میں اللہ کا نام ہے اسے بعض اوقات تو تکلیف دور کرنے یا نفع کے حصول کے لیے لٹکایا جائیگا، اور بعض اوقات کسی اور مقصد کے لیے، اور اسے لٹکانا توہین کا باعث بن سکتا ہے، مثلا یہ کہ سوتے وقت اس کے اوپر آ جائے، یا پھر وہ اسے لے کر کسی ایسی جگہ جائے جہاں کلام اللہ یا اللہ کے نام پر مشتمل چیز کو لے جانا مکروہ ہو؛ کمیٹی کی رائے یہ ہے کہ لفظ جلالہ والا زیور استعمال کرنا جائز نہیں، تا کہ بطور سد ذریعہ یہود و نصاری سے مشابہت نہ ہو، کیوکہ مسلمانوں کو یہود و نصاری کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے، اور اللہ تعالی کے نام کی توہین نہ ہو، اور اس لیے بھی کہ عمومی طور پر تعویذ لٹکانے کی ممانعت بھی آئی ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 473).

دوم:

دل کی شکل والا سونا پہننے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر کندھے یا آنکھ کی شکل یا پھر نیلے منکے کی شکل میں ہو تو اسے نہیں پہننا چاہیے، کیونکہ یہ اشیاء اس اعتقاد کے ساتھ لوگ پہنتے ہیں کہ یہ نظر بد سے بچاتے ہیں، یا نصیب بر لاتے ہیں، حتی کہ اگر مسلمان شخص کا اس کے پہننے میں یہ غلط اعتقاد نہ بھی ہو تو اسے پھر بھی نہیں پہننا چاہئے کیونکہ اس سے اس شخص کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے جس نے غلط اعتقاد سے پہنا ہو.

اور پھر لوگوں کے لیے اس کے بارہ میں سوء ظن کا بھی باعث بن سکتا ہے کہ وہ یہ گمان کرینگے کہ اس نے نظر بد سے بچنے کے لیے پہن رکھا ہے، اس لیے یہ پہننا جائز نہیں، اور یہ تعویذ پہننے کی ممانعت میں شامل ہو گا.

امام احمد نے عقبہ بن عامر جھنی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے تمیمہ (تعویذ) لٹکایا اس نے شرک کیا "

مسند احمد حدیث نمبر (17458) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام احمد نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں: وہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" جس نے تمیمہ (تعویذ) لٹکایا تو اللہ ا سکا کام پورا نہ کرے، اور جس نے کوڑی لٹکائی اللہ اس کی بیماری دور نہ کرے "

مسند احمد حدیث نمبر (17440) شعیب ارناؤط نے مسند احمد کی تحقیق میں اسے حسن قرار دیا ہے.

تمیمہ اسے کہتے ہیں جو نظر بد اور آفات سے بچنے کے لیے لٹکایا جائے.

خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

التمیمۃ: کہا جاتا ہے کہ منکے تھے جو آفات کو دور کرنے کے لیے لٹکاتے تھے "

اور بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

التمائم: تمیۃ کی جمع ہے، اور یہ منکے دانے ہیں جو عرب اپنی اولاد کے گلے میں اپنے گمان کے مطابق نظر بد سے بچنے کے لیے لٹکاتے تھے، تو شریعت نے اسے باطل قرار دیا "

دیکھیں: التعریفات الاعتقادیۃ صفحہ (121).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور (الودعۃ) الودع کی واحد ہے، اور یہ سمند سے نکالے جانے والے پتھر (کوڑیاں) ہیں، جو نظر بد سے بچنے کے لیے لٹکاتے اور گمان کرتے تھے کہ انسان جب یہ کوڑی لٹکائے تو نظر بد نہیں لگتی، یا پھر جن نہیں چھوتا.

قولہ: " لا ودع اللہ لہ " یعنی اللہ تعالی اسے سکون و آرام نہ دے، اور الدعۃ کا ضد پریشانی اور تکلیف ہے.

اور کہا جاتا ہے: اللہ تعالی اس کے لیے خیر نہ چھوڑے؛ تو اس کے مقصد کے الٹ معاملہ کیا گیا ہے.

اور قولہ: (اس نے شرك كيا) اگر ا سکا اعتقاد یہ ہو کہ وہ چیز فی نفسہ اللہ کے حکم کے بغیر تکلیف دور کرتی ہے تو یہ شرك اکبر ہو گا، وگرنہ شرك اصغر. " انتہی.

دیکھیں: القول المفيد شرح كتاب التوحيد (1 / 189).

جس شخص کو اس طرح کے سونے کا ٹکڑا ہدیہ میں ملے تو وہ اسے پہنے نہیں، بلکہ فروخت کر دے، اور اسے چاہیے کہ وہ اسے فروخت کرنے سے قبل اس کے نشانات مٹا دے کہ ا سکا پہننا ممکن نہ ہو، بلکہ وہ ڈھال کر نیا بنایا جائے.

واللہ اعلم .